ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ
مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
masaelqta@gmail.com
03136823946
جلد نمبر:22 | 8 جولائی تا 14 جولائی 2019ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر:26

صحت قدرت کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے انسان جیسے جیسے ترقی کی منازل طے کرتا گیا اسی طرح اس نے روزمرہ کے

بلوچستان میں حفاظتی ٹیکہ جات کا پروگرام، مسائل اور وسائل

تحریر۔ حانیہ بتول

مسائل پر قابو پانے اور اپنے لئے آسانی پیدا کرنے کی کئی راہیں متعین کیں۔ قدرت کی دیگر نعمتوں میں اولاد یا بچے ایک ایسی نعمت ہے جن کی خوشی اور صحت و تندرستی کیلئے ہر ذی شعور انسان ساری عمر لگا دیتا ہے بچوں میں پائی جانے والی بہت سی بیماریاں آج سے کئی دہائیوں پہلے تک کافی پراسرار سمجھی جاتی تھیں اور ان بیماریوں میں درج ذیل بیماریاں سرفہرست ہیں۔

تپدق
پولیو
خناق
کالی کھانسی
تشنج
خسرہ

حفاظتی ٹیکوں کا شیڈول

بچے کی عمر۔۔۔۔حفاظتی ٹیکے

بوقت پیدائش۔۔۔۔ پہلا ٹیکہ (تپ دق) + پولیو کے قطرے

6 ہفتے۔۔۔۔ دوسرا ٹیکہ (خناق، کالی کھانسی، تشنج) + پولیو کے قطرے

10 ہفتے۔۔۔۔ تیسرا ٹیکہ (خناق، کالی کھانسی، تشنج) + پولیو کے قطرے

14 ہفتے۔۔۔۔ چوتھا ٹیکہ (خناق، کالی کھانسی، تشنج) + پولیو کے قطرے

09 ماہ۔۔۔۔ پانچواں ٹیکہ (خسرہ)

برسوں کی تحقیق اور محنت کے بعد ایسی ادویات (ویکسین) تیار کرنے میں کامیابی ہوئی جن کے ذریعے ان تمام بیماریوں سے بچوں کا تحفظ ممکن ہو سکے ادویات کو بعد ازاں حفاظتی ٹیکہ جات کا نام دیا گیا جن کا باقاعدہ اطلاق 1978 سے شروع ہوا۔ عالمی ادارہ برائے صحت نے ان تمام ادویات کے استعمال کے عالمی سطح پر ایک شعر جاری کیا جس پر آج بھی پوری دنیا میں عملدرآمد کیا جاتا ہے بہتر حکمت عملی اور عملی اقدامات کے ذریعے دنیا کے بیشتر ممالک آج ان تمام تر بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کر چکے ہیں کچھ ترقی یافتہ ممالک جن میں افغانستان اور پاکستان شامل ہیں ابھی تک ان امراض سے چھٹکارا پانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ پاکستان میں بھی اس پروگرام کا اطلاق 1978 میں ہی شروع ہوا پاکستان میں دیگر صوبوں کے مقابلے میں بلوچستان کی کارکردگی واضح طور پر کمزور نظر آتی ہے جس کی بنیادی وجوہات میں کم شرح خواندگی بنیادی انفراسٹرکچر کی کمی اور خستہ حالی اور تعلیم یافتہ افرادی قوت کی کمی سرفہرست ہیں گزشتہ ادوار میں پروگرام کی ترقی و ترویج کیلئے خاطر خواہ اقدامات کیے گئے مگر پھر سال 2019 میں بلوچستان میں ویکسین شدہ بچوں کی شرح 16 فیصد تھی جو کہ دیگر صوبوں کی نسبت انتہائی کم ہے۔ اس حوالے سے صوبائی کوآرڈینیٹر بلوچستان ای پی آئی پروگرام ڈاکٹر شاکر بلوچ کا کہنا ہے کہ حفاظتی ٹیکے مکمل طور پر محفوظ ہے اور ان سے بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا کسی بھی مہم یا بیماری کے خلاف کامیابی کا دارومدار عوام کے تعاون سے مشروط ہے جب تک عوام میں اس پروگرام کی پذیرائی نہیں ہوگی ہم مطلوبہ نتائج کے حصول میں ایسے ہی ناکام رہیں گے جلد یہ دنیا ان تمام بیماریوں سے چھٹکارا پا چکی ہے مگر ہم ابھی تک بہت پیچھے ہیں جس کی سب سے بڑی وجہ عوامی تعاون کا نہ ہونا ہے متعدی بیماریوں کے ٹیکوں کا مکمل کورس ہر بچے کا بنیادی حق ہے جو اسے دینا ریاست کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کا بھی اولین فرض بنتا ہے۔

بلوچستان میں اس پروگرام کے لیے حکومتی سطح پر بہت سے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں جن میں بین الاقوامی اداروں کی مدد بھی شامل ہیں اس کے باوجود خاطر خواہ نتائج سامنے نہیں آ رہے ہیں اس سلسلے میں ان کا کہنا تھا کہ ریاست بین الاقوامی اداروں کی مدد سے پروگرام کی افادیت کو بڑھانے کیلئے کوشاں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام تر گورنمنٹ کی سطح پر جو مسائل ہیں ان کے حل کے لئے بھی اقدامات کیئے جا رہے ہیں۔ مگر پھر بہت سے ایسے مسائل موجود ہیں جن کے تدارک کے لئے اقدامات لینے کی اشد ضرورت ہے۔ کمیونٹی میں خواندگی کی شرح بہت کم ہے جس کی وجہ سے اس پروگرام کے حوالے سے کمیونٹی میں شعور و آگہی نہیں ہے۔ اس لیئے کمیونٹی اب تک اس

پروگرام کی افادیت سے اس طرح واقف نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے بہت بڑا ہے اور اس کی آبادی چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہے۔ اس لئے ان تمام آبادی تک پروگرام کی رسائی یقینی بنانا ایک بہت بڑا چیلنج ہے اس کے علاوہ بلوچستان میں تربیتی یافتہ افرادی قوت بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ آج بھی بلوچستان کی 60 فیصد آبادی صحت کی بنیادی سہولیات سے محروم ہے عرصہ دراز سے بلوچستان میں بنیادی انفرااسٹرکچر کی زبوں حالی بنیادی مسائل میں سے ایک ہے۔ ای پی آئی پروگرام کی اگر بات کریں تو کولڈ چین مینجمنٹ ہمیشہ سے ایک چیلنج رہا ہے جس میں بنیادی انفرااسٹرکچر کا نا ہونا بنیادی کردار ادا کرتا ہے ان تمام مسائل کے حل کے لئے حکومتی سطح پر خاطر خواہ اقدامات کیئے جا رہے ہیں جن میں سٹیٹک سینٹرز کی فعالیت سر فہرست ہے جن سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ای پی آئی سے متعلق معلومات اور خدمات کا حصول یقینی بنایا جائے گا۔ اسکے علاوہ اس پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے مفصل اور قابل عمل ذرائع ابلاغ کے حکمت عملی کی ضرورت ہے جس پر کام جاری ہے۔ جس میں پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا اور دیگر ذرائع کے ذریعے لوگوں میں زیادہ سے زیادہ شعور و آگاہی پھیلائی جائے گی۔ اس حکمت عملی کے ذریعے کمیونٹی میں پروگرام کی افادیت کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ اسی حکمت عملی کے تحت صوبائی اور ملکی سطح پر ایڈووکیسی پروگرامز بھی مرتب کیئے جائیں گے۔ بلوچستان کی آبادی کے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آؤٹ ریچ خدمات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ مطلوبہ 90 فیصد کی کوریج کا حصول ممکن ہو۔ اس پروگرام کے ذریعے نجی ہسپتالوں کے ساتھ شراکت داری کرتے ہوئے پروگرام کو مزید فعال کیا جاسکتا ہے ہر نجی ہسپتال کو پابند کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ وہ اپنے اپنے ہسپتالوں میں سٹیٹک سینٹرز کا قیام عمل میں لائیں اور ان کی فعالیت میں حکومت کا بھرپور ساتھ دیں۔ پولیو اور ای پروگرام میں ہم آہنگی کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ای پی آئی پروگرام کو مضبوط کیئے بنا پولیو کا خاتمہ ناممکن ہے۔

قائد اعظم نے بہت پہلے کہا تھا کہ ایمان، اتحاد، تنظیم کے اصولوں پر کاربند ہو کر کسی بھی شعبے میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ صحت عامہ کے مسائل کے حل میں عوامی شمولیت کیسا کردار ادا کرسکتی ہے۔ تجربات کی رو سے یہ پتہ چلا ہے کہ عوامی شمولیت کے ذریعے کسی بھی پروگرام کے اخذ کردہ نتائج کو حاصل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ صحت عامہ کے تمام تر پروگرامز میں عوامی شمولیت ایک انتہائی اہم حیثیت کی حامل رہی ہے۔ جن میں بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کا پروگرام سرفہرست ہے۔

مختلف قسم کی سرگرمیوں کے باوجود ابھی تک اہم ضرورت یہ ہے کہ عوامی سطح پر شعور و آگاہی کے پروگرامز مرتب کئے جائیں تاکہ لوگوں میں عوام کے لئے بنائے گئے پروگرام کی زیادہ سے زیادہ سمجھ آسکے۔ اور یہ شعور و آگاہی محض سیمیناروں میں شرکت سے نہیں آسکتی۔ اسکے لئے جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ علم تقریباً 100 فیصد لوگوں کے پاس ہوتا ہے مگر وہ اس پر عمل محض 10 یا 20 فیصد ہی کرتے ہیں۔ علم کو عمل میں تبدیل کرنے کیلئے کسی بھی انسان کے رویہ اور عمل کا حصہ بنانا پڑتا ہے۔ جس کے لئے انگریزی میں (Behavior Change Communication) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں کام کرنے والے صحت کے نظام کو (Preventive Health Care) کہا جاتا ہے جس کا مقصد کسی بھی مرض کو روکنے سے پہلے اس کا تدارک کرنا ہے۔ جب کہ پاکستان میں آج بھی بیماری کے بعد علاج کا نظام رائج ہے۔ جسے (Curative Health System) کہا جاتا ہے۔ اس نظام کو چلانے کے بہت سارے وسائل اور کوششیں صرف ہوتی ہیں جو پاکستان جیسے معاشی غیر مستحکم ملک کے لئے انتہائی نامناسب ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کے رویے پر کام کیا جائے اور ان کو تبدیل کرنے کی سعی کی جائے جس کے لئے علم و آگہی، عمل اور ایڈووکیسی کی اشد ضرورت ہے۔ بالکل اسی طرح حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام کو فعال بنانے کے لئے کمیونٹی کی شمولیت کو بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لئے تمام تر اداروں کو صوبائی حکومت کے ساتھ مل کر جامع منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔ اسکے ساتھ ایسے پروگرام مرتب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کے رویوں کو تبدیل کیا جاسکے۔ رویے تبدیل ہوں گے تو لوگوں میں پروگرام کی مقبولیت ہوگی۔

صوبائی کوآرڈینیٹر بلوچستان ای پی آئی پروگرام ڈاکٹر شاکر بلوچ

شہید ملک قاسم خان مہترزئی کی برسی اور پر آشوب حالات

تحریر: عبدالوحید دومڑ

صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے نواحی علاقہ کچلاک میں آج سے سات سال قبل یعنی 13 جولائی 2012ء کو کچلاک بازار میں اے این پی کے جلسے پر سائیکل میں رکھا گیا پریشر ککر میں نصب ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں شہید ہونے والے قبائلی شخصیت ملک عبدالرحمن مہترزئی کے چشم وچراغ اورپشتون ایس ایف کے مرکزی سینئر نائب صدر شہید ملک قاسم خان مہترزئی ،اے این پی کے رہنماء ملک رمضان مہترزئی کے فرزند ملک محبت خان مہترزئی سمیت کئی کارکنان کی زندگی کے چراغ کو گھل کر کے دائمی غم رفاقت کے گہرے بادل چھوڑ کر اس عارضی دنیا سے ابدی دنیا کی جانب کوچ کر گئے ،شہید کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے ,جس کا مفہوم کہ "شہید کو مردہ نہیں کہو، بلکہ وہ زندہ اوراپنی رزق کھاتا ہے ،صرف تمھیں اس کا ادراک نہیں "یقیناً شہید ملک قاسم خان مہترزئی آج بھی زندہ ہے ہمارے دلوں میں ،اور آج ہم ان کی ساتویں برسی ہی نہیں بلکہ ان کے سیاسی نظریے اورافکار کی تجدید عہد کے طور پر اس دن کو منا رہے ہیں۔

شہید ملک قاسم خان مہترزئی کی ہم سے جدا ہوئے سات سال کی عرصہ بیت گیا ،لیکن لگتا ہے کہ شہید ملک قاسم خان مہترزئی آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے، کیونکہ ان کی سیاسی سوچ ،فکر ،نظریہ اورپشتون قوم کی بقاء کے حوالے سے عظیم خدائی خدمتگار خان عبدالغفار خان المعروف باچاخان کے عدم تشدد کے سچے پیروکار کی حثیت سے زندہ ہے،اپنے آبائی گاؤں کلی ملک شاہجہان مہترزئی کی پرائمری سکول سے اپنی عصری تعلیم کا آغاز اوربلوچستان یونیورسٹی سے ایم اے پولیٹیکل سائنس وایم اے آئی آر میں کرنے والا نوجوان شہید ملک قاسم خان مہترزئی چاہیے سیاستدان کا میدان ہو،قبائلی رسم رواج ہو،کھیل کود کا میدان ہو،سماجی میدان ہو ہمہ وقت مصروف عمل ہو کر اپنی خداداد صلاحتوں کا لوہا منوایا تھا، ان کی شخصیت کا نہ صرف پشتون قوم پرست پارٹی اے این پی بلکہ ہر سیاسی جماعت کے کارکن اوررہنماء اعتراف کرتے تھے ،کیونکہ وہ ذاتی طور پر بلا رنگ ونسل ،قومیت اورمذہب کے انسانیت کی خدمت پر یقین رکھتے تھے ،انھیں پشتون قوم کی پسماندگی ،غربت ،فرسودہ قبائلی نظام ،سیاسی بے شعوری ،اپنی سرزمین کی اہمیت اورقدرتی وسائل سے نابلد ہونے کا رنج ستاتے تو برملا کہتے کہ ہمیں آج بھی فخر افغان اور عظیم خدائی خدمتگار خان عبدالغفار خان المعروف باچاخان اوررہبر تحریک خان عبدالولی خان کی نقش قدم پر چلنے پر قوم کو اکیسویں کے مطابق دنیا کے حالات اورواقعات سے روشناس کرانا ہوگی ،کیونکہ پشتون قوم کے لئے باچاخان بابا نے اتمانزئی میں مدرسہ کھول کر اپنے ہی گھر سے تعلیم کا آغاز کر کے قوم کو ترقی وخوشحالی کے راستے کا تعین کرادیا،اس وقت جب دنیا پر سامراجیت ، سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام اوران کے گماشتوں کی حکمرانی مسلط تھی ،اوران گماشتوں نے برصغیر پاک وہند پر انگریز استعمار کے قبضے کو دوام دینے کے لئے ہرناروا عمل جاری رکھی ،حتیٰ کہ ان قومی ہیروز کو قوم سے دور رکھنے کے لئے طویل قیدوبند کی سزائیں دی گئی ،شہید ملک قاسم خان مہترزئی پشتون قوم کی ترقی وخوشحالی ،امن وامان ،تابناک مستقبل اوردنیا کے ترقی یافتہ ممالک اوراقوام کی صفوں میں کھڑنے ہونے کے لیے دینی وعصری تعلیم کا حصول ہی واحد زریعے سمجھتے ہوئے نوجوانوں کو تعلیم حاصل کرنے پر زوردیتے تھے ،شہید ملک قاسم خان مہترزئی مسلح جدوجہد کے بجائے پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم، مذاکرات اوراے پی سی کے ذریعے اپنی قومی مسائل کے حل پر یقین رکھتے تھے ،ان کا موقف تھا کہ پشتون اور بلوچ سمت دیگر محکوم اقوام کو اپنی قومی ایشوز کو اسلام اورپنجاب کے اشرافیہ کے سامنے اپنی موقف ٹھوس انداز میں پیش کرنا چاہیے،وہ کہا کرتے تھے کہ اے این پی آج بھی باچاخان بابا کی عدم تشدد نظریے پر سختی سے کاربند ہوکر عدم تشدد کے نظریے کی پرچار کر رہی ہیں، بدقسمتی سے انتہاء پسندوں نے عوامی نیشنل پارٹی کو بھی دہشتگردی کے ذریعے ٹارگٹ کر کے ہزاروں کارکن اوررہنماؤں کو شہید کر دیئے گئے ہیں،اورخصوصا وہ پارٹی کے مرکزی رہنماء میاں افتخار حسین کے جوان بیٹے کی شہادت کا حوالے دیکر سوال کرتے کہ ان کی شہادت سے ان انتہاء پسندوں نے کونسی اسلام کی خدمت کی؟ وہ برملا کہتے کہ اس سے زیادہ عدم تشدد کی پیروکاری کیا ہو سکتی ہیں؟ شہید ملک قاسم خان مہترزئی کہا کرتے تھے، کہ پشتونوں کے واحد نمائندہ سیاسی جماعت عوامی نیشنل پارٹی ہی ہے ،جو اندرونی وبیرونی ،معلوم اورنامعلوم دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر پشتون افغان قوم کی حقوق کی جنگ لڑ رہی ہیں ،جو اپنے حقوق کے پرامن احتجاج کا راستہ بھی اپناتے ہوئے خون کا نذرانہ بھی پیش کر رہی ہیں ،اورتاریخ ثابت کرے گی کہ پشتون قوم کی ترقی وخوشحالی ،امن وامان کی بحالی ،بہتر ومحفوظ مستقبل کی ضمانت ،قومی تشخص اورقومی وسائل کی تحفظ کے لئے عوامی نیشنل پارٹی نے جنگ بھی لڑی اورشہداء بھی دیئے ،اوران کے موقف تھا کہ دنیا آج یک قطبی ہونے کی وجہ سے عالمی استعمار امریکہ اپنی مفادات اورمحکوم اقوام کے وسائل کو لوٹنے کے لئے ہرملک اورخطے کے مطابق جنگ اوردہشتگردی کے تشریح کر کے عوام کو جذباتی کر کے ملکوں میں آگ وخون کا کھیل کھیل رہے ہیں ،پشتون افغان کو اس نام نہاد دہشتگردی کی جنگ سے باہر آکر اپنے ملک وقوم کی نونہالوں کی بہتر اورمحفوظ مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے مل بیٹھ کر فیصلے کرنے چاہیے۔

13 جولائی 2012ء کو کچلاک ریلوئے کے قریب انتہاء پسندوں نے اپنی جھوٹی ذہنی تسکین کے لئے پشتون ایس ایف کے مرکزی سینئر نائب صدر شہید ملک قاسم خان مہترزئی، شہید ملک محبت خان مہترزئی سمت دیڑھ درجن سے زائد پارٹی رہنماؤں ،کارکنوں اورعام شہریوں کی جسد خاکی کو ہم سے چھین لی ،لیکن ان کا فلسفہ عدم تشدد ،نظریہ سیاست، افکار اوریادیں ختم نہ کر سکیں ،بلکہ شہید ملک قاسم خان مہترزئی اورشہید ملک محبت خان مہترزئی سمت تمام شہداء آج بھی زندہ ہے ہمارے دلوں میں ،خیالات میں اورتصورات میں۔

واقعی شہید ملک قاسم خان مہترزئی ،شہید ملک محبت خان مہترزئی ،حاجی جیلانی خان شہید ،شہید بازمحمد خان کاکڑ ایڈووکیٹ ،شہید عسکرخان اچکزئی ایڈووکیٹ ،شہداء سائنس کالج منظوراحمد خان کاکڑ ،شہداء کچلاک سمت تمام شہداء جنھوں نے ہماری بہتر اورمحفوظ مستقبل کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا،ان کی قربانیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں، کیونکہ قومی جدوجہد میں جان ومال کی قربانیاں یعنی شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہیں کا مصداق ،تاریخ گواہ ہے کہ ملکی تاریخ میں سب سے زیادہ قربانیاں پشتونوں نے دی ہیں ،ان شہداء اورسیاسی رہنماؤں کی قربانیاں رائیگاں جانے کے بجائے ان کی نقش قدم پر چل کر ہم اپنے قومی ہدف کو حاصل کر سکتے ہیں ،آج پشتون قوم اورپشتونخوا وطن پر دنیا کی قوموں اورملکوں کی للچائی ہوئی نظریں مرکوز ہیں ،روزانہ پشتون افغان وطن سے بچے ،بوڑھے ،جوان اورخواتین کی خون میں لت پت جنارے اٹھ رہے ہیں ،ہرطرف خون اور بارود کی بو اٹھ رہی ہیں، ایسے حالات میں عوامی نیشنل پارٹی کے رہبر تحریک اسفندیار ولی خان ،صوبائی صدر بلوچستان سرداراصغر خان اچکزئی سمت دیگر قومی اورصوبائی قائد پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہیں ،کہ وہ پشتون قوم کی بقاء، معلوم اورنامعلوم دشمن کی چنگل چھڑانے ،قومی وسائل کی تحفظ اورمشکلات سے نکالنے کے لئے پشتون قوم پرست اورمذہب پرست سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر کے آگے بڑھتے ہوئے اپنی قوم فریضہ بہ احسن طریقے سے ادا کریں ،یہی شہید ملک قاسم خان مہترزئی اورشہید ملک محبت خان مہترزئی سمت ڈیڑھ درجن شہداء کچلاک کے قومی ارمانوں کی تکمیل اورہدف کا حصول ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چیف ایڈیٹر وپبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔فون نمبر: 081-2822725

ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی ،سماجی معاشی موضوعات کے مطابق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انھیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔

رابطہ نمبر: 03327865820

واٹس ایپ: 03136823946

Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں/مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اوران کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، ترجمان حکومت بلوچستان

ترجمان حکومت بلوچستان لیاقت شاہوانی نے کہا ہے کہ نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے نوجوان ملک کا مستقبل ہیں آگے جا کے یہی نوجوان ملک اورقوم کا نام روشن کریں گے۔صوبائی حکومت نوجوانوں کے لیے ہنر مند تربیتی پروگرام کا انعقاد کرے گی تا کہ وہ ایک باعزت روزی کما سکیں۔ترجمان نے کہا کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے پر عزم ہیں جبکہ بے روزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا ان کی زندگی کا مشن ہے،نوجوانوں کے بغیر نئے پاکستان کا تصور ہی ممکن نہیں۔بلوچستان حکومت اس امر کا پختہ عزم رکھتی ہے کہ صوبہ جلداز جلد اپنی مشکلات پر قابو پائے ہماری معیشت اتنی مضبوط ہو جائے کہ ہمیں قرضوں اور بیرونی امداد کی ضرورت ہی نہ پڑے۔لیاقت شاہوانی نے مزید کہا کہ ہمیں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کو بھی کنٹرول کرنا ہوگا تا کہ وسائل اور آبادی کے تناسب کو برقرار رکھ کے روزگار کے مواقع پیدا کیے جاسکیں۔ملک میں اگر نوجوان پڑھے لکھے اور ہنر مند ہوں گے تو وہ ملک کی ترقی میں اپنا بہترین کردار ادا کر سکیں گے۔دریں اثناء حکومت بلوچستان کے ترجمان لیاقت شاہوانی نے کہا ہے کہ چیئرمین سینٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد جمہوری سوچ اور صحت مندانہ جمہوری رویوں کا مظہر نہیں بلوچستان عوامی پارٹی اتحادیوں کیساتھ مل کر تحریک عدم اعتماد کو ناکام بنا ئیگی ترجمان حکومت بلوچستان نے چیئرمین سینٹ محمد صادق سنجرانی کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے سینٹ سیکرٹریٹ میں جمع کرائی گئی تحریک عدم اعتماد پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس تحریک کی محرک وشریک جماعتوں کے اس رویئے سے جمہوری عمل کو کوئی فائدہ تو نہیں ہوگا بلکہ چھوٹی اکائیوں کے احساس محرومی میں اضافہ ضرور ہوگا اپنے ایک بیان میں ترجمان صوبائی حکومت نے کہا کہ 72 سالوں میں پہلی بار ایوان بالا کی سربراہی کا اعزاز بلوچستان کو حاصل ہوا جو مساویانہ اورصحت مندانہ جمہوری عمل کے فروغ کا ایک روشن پہلو ہے تاہم ایک ہی سال بعد چیئرمین سینٹ کو ہٹانے کے لئے سازشیں کی جارہی ہیں اور تحریک عدم اعتماد انہی سازشوں کا حصہ ہے باعث افسوس پہلو یہ ہے کہ تحریک عدم اعتماد کی اس کوششوں میں قومی سطح کی بعض وہ جماعتیں بھی پیش پیش ہیں جو اپنے منشور میں بلوچستان کو سیاسی عمل وفیصلہ سازی میں شریک کرنے کی دعوے دار ہیں اورملکی سطح کے سیاسی منظر نامے میں بلوچستان کے نام پر بھی سیاست کرتی آئی ہیں تاہم اب جبکہ ملک میں سیاسی ہلچل مطلوب ہے ایسے میں بلوچستان کو ہی سیاسی قربانی کی بھینٹ چڑھانے کی تیاریاں ہورہی ہیں جو ایک افسوسناک امر ہے ایوان بالا کی پارلیمانی تاریخ میں موجودہ چیئرمین سینٹ صادق سنجرانی

نے جس غیر جانبداری سے ایوان کی کارروائی چلائی اس کا موازنہ ماضی کے کسی بھی چیئرمین سے کیا جائے تو بلاشبہ حقیقی معنوں میں پائیدار جمہوری عمل کا یہ کریڈٹ موجودہ چیئرمین میر صادق سنجرانی کو ہی جاتا ہے یہ ان کی غیر جانبداری کا واضح ثبوت ہے کہ کسی ایک بھی رکن ایوان بالا کو ان سے کوئی شکایت نہیں بلکہ ان کی سربراہی میں پارلیمانی بزنس بہتر طور پر عوامی امنگوں کا عکاس رہا ترجمان صوبائی حکومت لیاقت علی شاہوانی نے کہا کہ ماضی میں بلوچستان کے ساتھ ہونے والی زیادتیاں کسی سے پوشیدہ نہیں بدقسمتی سے فیڈریشن میں بلوچستان کی موثر اور فیصلہ ساز پوزیشن کے لئے دیرپا سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا اب ایک ایسے وقت میں جبکہ محض ایک سال قبل ہی ایوان بالا کی سربراہی بلوچستان کو سونپی گئی تحریک عدم اعتماد کی صورت میں ہونے والا ایسا کوئی بھی عمل بلوچستان کے ساتھ ہونے والی انہی زیادتیوں کا تسلسل تصور کیا جائے گا اور سیاسی نظام حکومت کے لئے اچھی مثال ثابت نہیں ہوگا۔ترجمان صوبائی حکومت نے کہا کہ ماضی کی تمام تر سیاسی محرومیوں اورتمام تر حالات وواقعات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بھی چیرمین سینٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد لائی جاتی ہے تو اس کا بھرپور مقابلہ کریں گے اور بلوچستان حکومت چیرمین سینٹ کے دفاع میں صف اول میں ہوگی اور ہم اپنے تمام اتحادیوں سے مل کر ایسی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔

Sadiqabad train collision death toll rises to 23; 84 injured

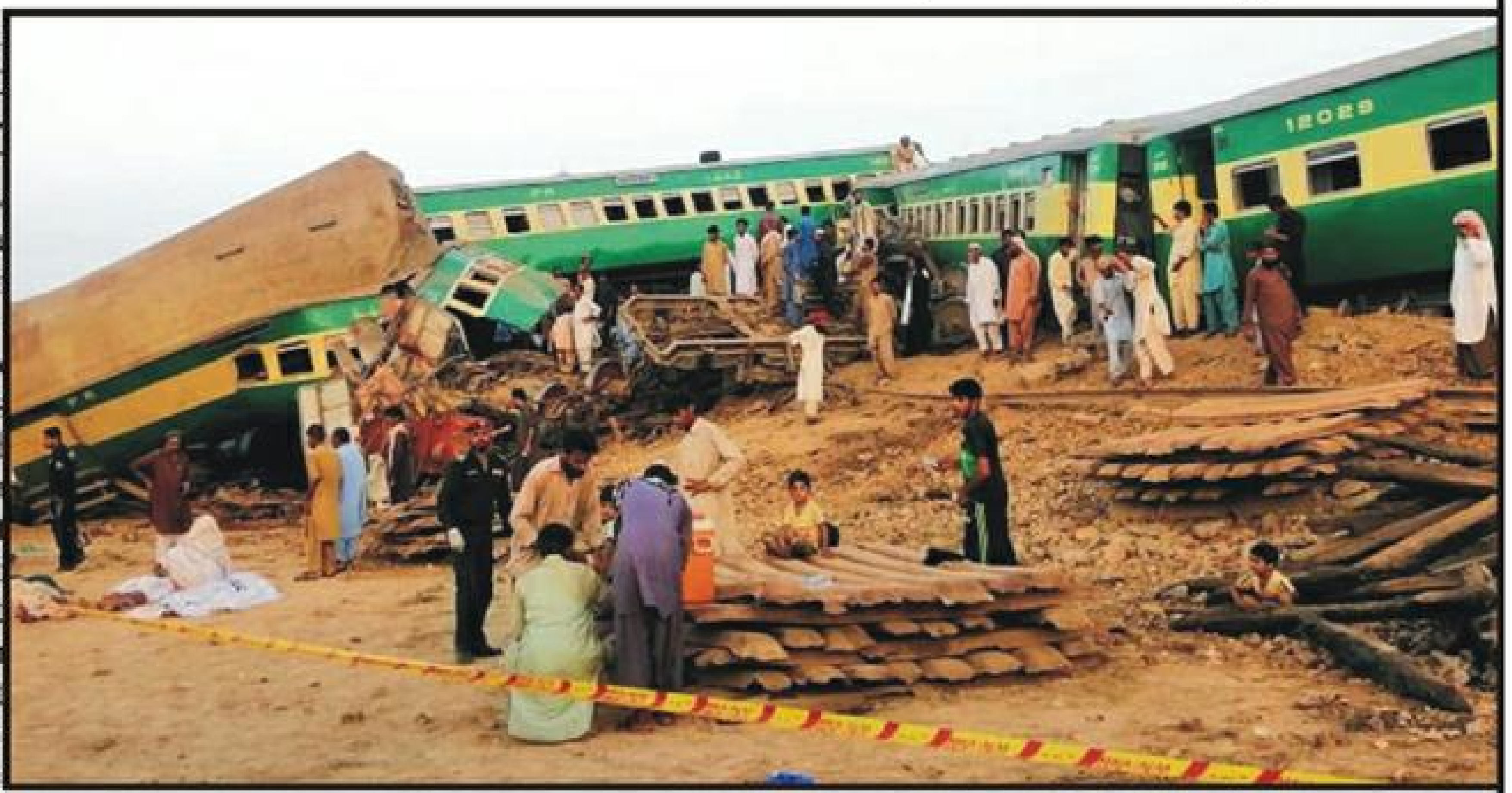

At least 23 people were killed while 84 others were injured when a passenger train, the Akba Express, collided with a freight train at the Walhar Railway Station in Sadiqabad on Thursday morning, officials said.According to Javed Ahmed, a physician treating the wounded, twenty people were killed and 74 were wounded, with some in critical condition. Rahim Yar Khan Deputy Commissioner (DC) Jamil Ahmed Jamil said all passengers onboard the train, which w headed to Quetta, had been removed from the wreckage and track clearance operations we underway. Earlier, Jamil had said that heavy machinery was being used to remove passenge who were stuck in the train, adding that they were being provided with food and water.A police spokesperson said that police, rescue officials and other relevant agencies were busy in the rescue operations. Authorities said the Pakistan Army was also taking part in the rescue efforts He said that ambulances from various areas in the district had started reaching the site of t incident in order to shift the injured to DHQ Sadiqabad and Sheikh Zayed Hospital in Rahim Ya Khan. The spokesperson said that as soon as they received information about the accident Sadiqabad ASP Dr Hafeezur Rehman Bugti and a large contingent of police had reached the s of the incident. Rahim Yar Khan DPO Umar Farooq Salamat said that based on initial report when the signal changed on the track, the passenger train went on to the loop line where a freigh train was parked resulting in the accident. Prime Minister Imran Khan offered his condolences t the families of the victimsIn a post shared on Twitter, the premier offered prayers for the spee recovery of the injured. "Have asked Railways Minister to take emergency steps to counte decades of neglect of railway infrastructure [and] ensure safety standards," he wrotMinister for Railways Sheikh Rashid Ahmad also expressed grief over the loss of precious lives caused by the accident. Rashid said that the accident appeared to have occurred due to human negligence. He said that he had issues orders for a top-level investigation into the incidentHe announced compensation of Rs1.5 million for the families of the deceased and Rs0.5 million each for the injurThe minister said that the general manager of Pakistan Railways and other relevant officials had been sent to the site of the accident, adding that rescue operations were underway with the help of the district administration"I am reviewing the accident [and] I have told railway officials to speed up rescue and relief operations," Rashid said. He said that he would issue a more detailed statement later onAccording to a spokesperson for Pakistan Railways, an information cell has been set up in Sukkur division for the families of those injured and killed in the accident.While expressing grief over the incident, PPP Chairperson Bilawal Bhutto Zardari said that Rashid was "fully responsible" for train accidents and called for an inquiry against the ministerHe said that until the inquiry was completed, Rashid should resign from his post.In a statement shared on Twitter by the PPP, Bilawal said: "Train accidents are starting to become routine, the railways minister is unable to do anything."The PPP leader said that he was informed that since Rashid had become the minister he had not even provided the supplies required for the repairs of railway tracksLeader of the Opposition in the National Assembly Shehbaz Sharif also expressed grief over the accident and said weak railway tracks and poor planning were becoming the basis for accidents, which he said was unfortunateHe said that action should be taken against those responsible for the incident today. In response to Prime Minister Imran's message of grief about the incident, lawyer and activist Jibran Nasir said: "Expressing grief alone will not fix thingsHe called for the removal of the railways minister. PML-N leader Maryam Nawaz also shared a post on Twitter to express grief over the incident"The ineptitude [and] misplaced priorities not only spell disaster but death for Pakistanis.

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

ریلوے اسٹیشن:	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن:	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن:	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن:	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن:	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن:	2664040
قائد آباد پولیس اسٹیشن:	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن:	92111050
پولیس لائن:	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن:	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن:	9211080
بروری پولیس اسٹیشن:	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن:	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن:	2460190
ایمرجنسی سینٹر:	15
ایمرجنسی سینٹر (A):	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B):	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن:	9202730
کرائمز برانچ:	9201418
صدر پولیس اسٹیشن:	9201435
ٹریفک ایمرجنسی:	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن:	9211707
سی آئی اے:	9202253
ایئر پورٹ پولیس اسٹیشن:	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر:	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن:	9202027
ریونیو آفس سریاب:	9211341
سب ڈویژن کرانی:	2442834
کچلاک سب ڈویژن:	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن:	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس:	9201459
بروری سب ڈویژن:	2828400
زرغون آفس:	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ:	9202003

پی آئی اے

انکوائری:	117
ایکس چینج:	9201993/9202632
ریزرویشن:	9201066
ایئر پورٹ انکوائری:	114
ٹیلی چینج:	9203873
ایئر پورٹ ایکسچینج:	2880213/6
ٹریفک:	2880028

ہسپتال

ایدھی سینٹر:	2830861/115
عمر فاؤنڈیشن:	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس:	9202017
سول ہسپتال ایکس چینج:	9202017
کرسچن ہسپتال:	2842697
وفاقی میڈیکل سینٹر:	9211636
ہیلپر آئی ہسپتال:	9211087
ریلوے ہسپتال:	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال:	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم:	2853618
چلڈرن ہسپتال:	2823705/11
مائیکو شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال:	2447183
ایل آر بی ٹی:	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال /ایمرجنسی:	137
بی ایم سی:	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر:	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ:	2841118/920264
سرکلر روڈ:	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ:	9201629

واسا شکایات

ایکسین:	9211612
سب آفس مالی باغ:	9202299
کواری روڈ:	9202846
ایوب اسٹیڈیم:	9202708

ٹیلی فون

ہیلپ لائن:	1236
شکایات:	1218
بلنگ ہیلپ لائن:	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر:	9202626
ریڈیو پاکستان:	9202393
کوئٹہ پریس کلب:	2821731
بلوچستان بورڈ:	9202791

لورالائی جدید ٹیکنالوجی اور حصول علم

رپورٹ: امیر جان لونی

ضلع لورالائی کی کل آبادی تقریبا تین لاکھ کے قریب ہے، یہ صوبے کا دوسرا بڑا شہر اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے جہاں پر اعلیٰ اور معیاری تعلیمی ادارے موجود ہیں۔بی آر سی لورالائی کا شمار ملک کے چند نمایاں اداروں میں ہوتا ہے جن کے طلباء ملک اور بیرون ملک اہم شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں حال ہی میں میٹرک کے سالانہ نتائج میں ہر سال کی طرح ٹاپ 20 طلباء کا تعلق اسی ادارے سے ہے۔صوبائی وزیر حاجی محمد خان

عرف طور اتماخیل، کمشنر ژوب ڈویژن بشیر خان بازئی اور ڈپٹی کمشنر لورالائی کاشف نبی تعلیمی اداروں پر خاص نظر رکھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے میڈیکل کالج لورالائی اور لورالائی یونیورسٹی میں تعلیمی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں میڈیکل کالج لورالائی میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد 50 ہے جس میں چار طالبات بھی شامل ہیں جبکہ کالج میں ملک بھر سے قابل اساتذہ کا چناؤ عمل میں لایا گیا ہے۔بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجمنٹ سائنسز لورالائی اپنی نوعیت کا اولین ادارہ ہے جس کے قیام کا آئیڈیا سب سے پہلے اس وقت کے گورنر بلوچستان نے پیش کیا اور اس میں ادارے کے قیام کیلئے فنڈز مختص کر دیئے جس کی کل لاگت 3.33 ملین لگایا، بائٹمز لورالائی کا قیام آرڈیننس 2002ء کے سیکشن (C)4 کے تحت عمل میں لایا گیا جس میں ادارہ مختلف ڈگری، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرامز کرانے میں خودمختار ہے اس لئے بائٹمز لورالائی مختلف ڈگری پروگرامز (سکول الیکٹریکل، آئی۔ٹی اور کمپیوٹر انجینئرنگ) کے ساتھ ساتھ مختلف سرٹیفکیٹ پروگرامز جیسے (بیسک سی آئی ٹی ویب ڈیزائننگ اور آٹوکیڈ) مکمل کرائے گئے ہیں۔بائٹمز لورالائی ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے بھی منسلک ہے ادارے میں خصوصاً لورالائی اور عموماً دیگر متعلقہ اضلاع بارکھان، موسیٰ خیل، قلعہ سیف اللہ، ژوب، وغیرہ کے طلباء اور آفیشلز کو مختلف سرٹیفکیٹ پروگرامز کرائے ہیں۔علاوہ ازیں بائٹمز لورالائی کے ریکٹر سید اورنگ زیب کے مطابق انفارمیشن ٹیکنالوجی کا حصول پائیدار اور تیز رفتار ترقی کیلئے انتہائی ضروری ہے دور جدید کے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کیلئے کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کرنا نہایت اہم ہے ادارے کے اساتذہ پوری محنت سے طلباء کی رہنمائی وتربیت کر رہے ہیں جس میں تحریری اور عملی دونوں قسم کے تربیت شامل ہیں۔بائٹمز نے اپنے تعلیمی کیریئر کا آغاز پندرہ جون 2005 کو کیا اور اب تک تقریباً چھ ہزار سے زیادہ طلباء وطالبات اور سرکاری ملازمین کو تربیت فراہم کی جا چکی ہے۔بائٹمز نے ضلع لورالائی کے دو اہم اداروں گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کے ساتھ مفاہمتی یادداشت پر بھی دستخط کئے ہیں اور ان اداروں کے اساتذہ اور طلباء وطالبات کی صلاحیتوں کو بڑھانے کیلئے وقتاً فوقتاً پروگرامز اور کورسز کرائے جاتے ہیں۔حال ہی میں سرکاری ملازمین اور فارغ التحصیل طلباء کیلئے تین ماہ کا تربیتی کورس شروع کیا گیا ہے جس میں مختلف محکموں کے ملازمین نے بھی بڑی تعداد میں داخلہ لیا جنہیں کمپیوٹر کے مختلف پروگرامز سکھائے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

آبادی کے بڑھنے سے انسانی حقوق کی عدم فراہمی، تعلیم، صحت، پانی اور خوراک جیسے بنیادی سہولیات کی موثر فراہمی میں مشکلات پیش آتی ہیں، صوبائی وزیر سردار عبدالرحمٰن کھیتران کا پیغام

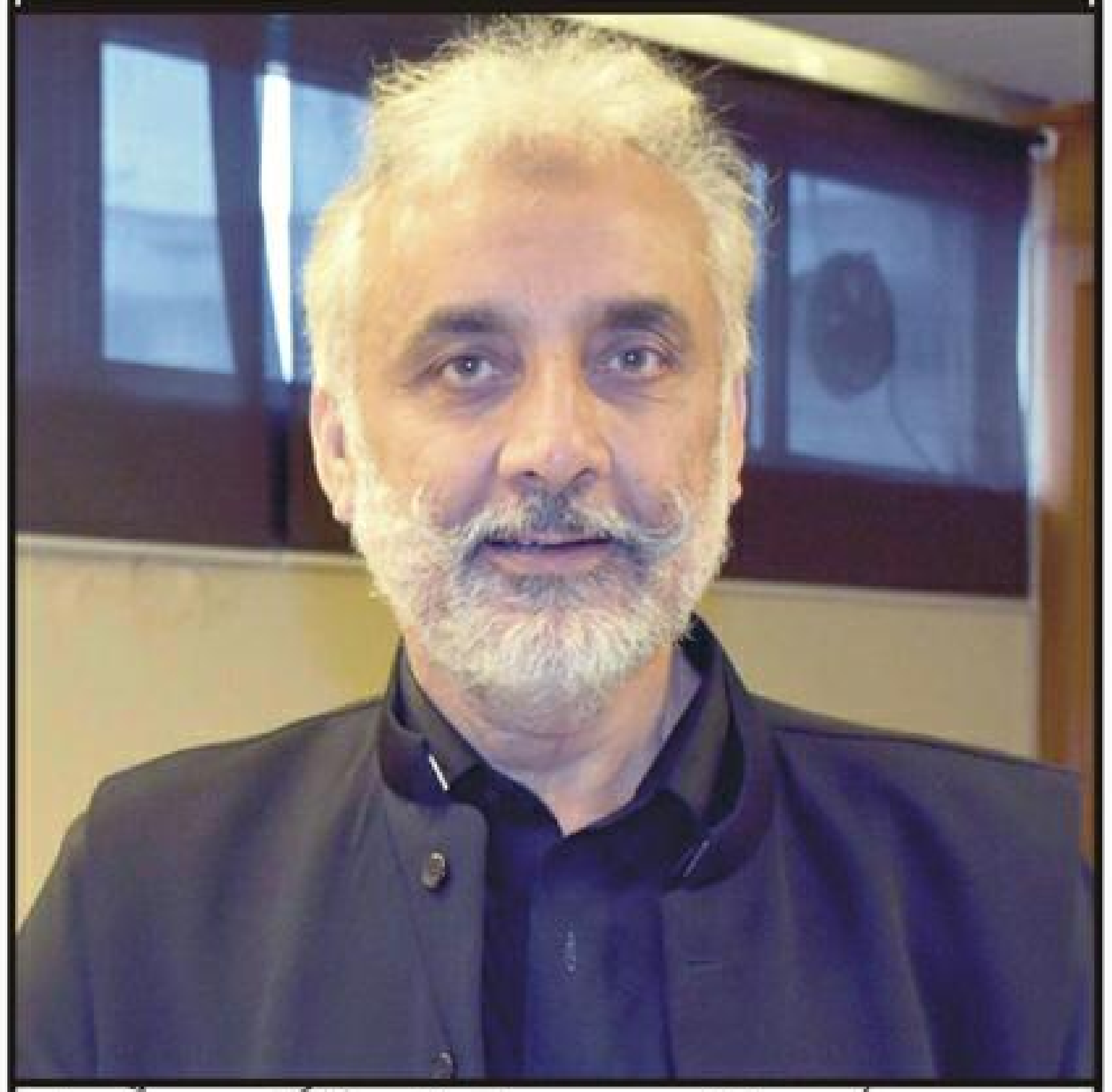

صوبائی وزیر خوراک وبہبود آبادی سردار عبدالرحمٰن کھیتران نے عالمی یوم آبادی کی مناسبت سے اپنے ایک پیغام میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے زیراہتمام عالمی یوم آبادی 11 جولائی کو منانے کا مقصد بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کو قابو کرنا اور اس سے منسلک مسائل کا حل ہے، آبادی کے بڑھنے سے انسانی حقوق کی عدم فراہمی، تعلیم، صحت، پانی اور خوراک جیسے بنیادی سہولیات کی موثر فراہمی میں مشکلات پیش آتی ہیں، پاکستان کی آبادی میں پچھلی دو دہائیوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے جو محدود وسائل ہونے کی وجہ سے ضروریات اور سہولیات کی عدم فراہمی کا باعث بن رہی ہے، بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے بچوں سے مشقت لینے، خواتین کے حقوق کی عدم ادائیگی اور معاشی مسائل پیدا ہورہے ہیں، لیکن اگر آبادی کے دباؤ کو ایک مثبت سمت دی جائے تو یہ آبادی ملک کی معیشت میں مضبوط کردار ادا کرسکتی ہے، اس ضمن میں ایسے منصوبے اور پلان مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس سے افرادی قوت میں اضافہ ہو، انہوں نے کہا کہ دنیا کے دیگر ممالک میں آبادی کے اس بڑھتے ہوئے بہاؤ کو تعمیری منصوبوں کے ذریعہ ایک سرمایہ میں تبدیل کیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر ہم ٹیکنیکل ایجوکیشن اور کیریئر کونسلنگ کی جانب توجہ مرکوز رکھیں تو ہم بھی ترقی کے زینے طے کرسکتے ہیں، اس سلسلے میں شعور وآگاہی کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہم آبادی کے اس بہاؤ کو ایک مثبت اور تعمیری سمت دے سکیں اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری کو بھی ختم کرسکیں۔ یہ دن 11 جولائی کو عالمی سطح پر پچھلے 30 سالوں سے منایا جاتا ہے جس کا مقصد بڑھتی ہوئی آبادی سے متعلق شعور اور آگہی کو اجاگر کرنا ہے تاکہ آبادی مجموعی انسانی ترقی میں تنزلی کا باعث نہ بنے۔

ترقیاتی کاموں میں صوبے کے تمام طبقات کا خیال رکھا جارہا ہے، ضیاء لانگو

صوبائی وزیر داخلہ، پی ڈی ایم اے وقبائلی امور میر ضیاء اللہ لانگو ہمارے صوبے اور معاشرے کی معاشی، سیاسی اور سماجی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ ہم تعصب، عناد اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہوکر سوچیں۔ صوبائی حکومت اسی جزبہ اور سوچ کے ساتھ بلوچستان کے عوام کی تقدیر بدلنے کے عزم، حکمت عملی اور منصوبے کے ساتھ پیشرفت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں صوبے کے تمام طبقات کا خیال رکھا جارہا ہے۔ صوبہ اور یہاں بسنے والی عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہماری حکومت وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان عالیانی کے رہنمائی اور قیادت میں مثبت اور تعمیری اقدامات اٹھا رہی ہے جس کے ثمرات جلد عوام کو ملنا شروع ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان پچھلے دو عشروں سے امن و امان کے مخدوش صورتحال سے دوچار تھا لیکن عسکری وسیاسی قیادت ہم آہنگ کاوشوں، پاک فوج، سیکیورٹی فورسز، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی قربانیوں سے آج امن کا قیام ممکن ہو پایا ہے۔ آج ہمارے نوجوان ایک نئی سوچ، ولولہ اور حب الوطنی کے جزبہ کے ساتھ صوبے کی ترقی اور دشمنوں کے سازشوں کو ناکام بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہے۔ صوبے کے نوجوان اور عام و خاص ملک اور صوبے کے دشمنوں کی تمام سازشوں کو پہچان چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے آج کے نوجوانوں کو مذہبی، لسانی اور سیاسی تعصب اور تفریق سے بالاتر ہوکر بہتر مستقبل اور صوبے کی ترقی کے یک جاں اور قلب ہوکر کردار ادا کرنا ہوگا۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ وہ تعمیری اور مثبت سوچ کو روز اول سے ہی پروان چڑھا رہے ہیں تاکہ ہمارے نوجوان اور عوام ملک دشمن عناصر کی منفی سوچ اور منفی ہتھکنڈوں کو پہچان سکیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت تمام تعلیمی شعبوں، کاروبار زندگی، تجارت اور تمام سرکاری شعبوں کی بہتری اور ترقی کے لیے وقتاً فوقتاً ضروری اصلاحات اور اقدامات اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال کم عرصے میں حکومتی کارکردگی کی وجہ سے بلوچستان میں امن وامان، تعلیم، صحت، زراعت اور دیگر شعبوں میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ اور انہوں نے اس عزم اور امید کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انکی اپنے پانچ سالہ مدت میں بلوچستان میں وہ سب کر دکھائیں گے جو یہاں 70 سالوں سے نہ ہو پایا۔

اس دن کو منانے کا مقصد بڑھتی ہوئی آبادی اور اس سے جنم لینے والے مسائل کی جانب حل طلب توجہ دینا ہے، عمران گچکی کا پیغام

صوبائی سیکریٹری بہبود آبادی عمران گچکی نے عالمی یوم آبادی کی مناسبت سے اپنے ایک پیغام میں کہا ہے کہ اس دن کو منانے کا مقصد بڑھتی ہوئی آبادی اور اس سے جنم لینے والے مسائل کی جانب حل طلب توجہ دینا ہے، کیونکہ وقت کے ساتھ وسائل کا فقدان ہورہا ہے جو ہمیں آبادی کے اس بڑھتے ہوئے بہاؤ کو قابو میں رکھنے کی ایک تنبیہ ہے، اقوام متحدہ کے زیراہتمام 11 جولائی کو آبادی کا عالمی دن منانے کا مقصد محدود وسائل کی وجہ سے پیدا ہونے والے انسانی مسائل کو حل کرنا ہے، بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے صحت، تعلیم اور بنیادی انسانی ضروریات کی فراہمی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس ضمن میں موثر خاندانی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے اور یہ شعور وآگاہی سے ہی ممکن ہوسکتا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں آبادی کی اکثریت فنی تربیت سے محروم ہے جس سے رزگار کے مسائل کو جنم لے رہے ہیں آبادی پر قابو پانے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے، ہم اس آبادی کو ایک سرمایہ میں تب بھی تبدیل کرسکتے ہیں جب ہم مضبوط پلاننگ کے ساتھ ایک سمت کا تعین کریں جو ہیومن ریسورس اور اسکل ڈویلپمنٹ کی صورت میں ممکن ہے۔

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے اور یہاں بھی ہم بنیادی انسانی ضروریات زندگی کی کمی جیسے مسائل سے دوچار ہیں، وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال کا پیغام

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے عالمی یوم آبادی کی مناسبت سے اپنے ایک پیغام میں کہا ہے کہ دنیا کی مجموعی آبادی 7 ارب سے تجاوز کرنے سے بنیادی ضروریات پانی، خوراک، تعلیم، صحت اور انسانی حقوق کی عدم دستیابی جیسے مسائل نے جنم لیا ہے اور اس کے ساتھ قدرتی وسائل میں بھی دن بدن نمایاں کمی آرہی ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے انہوں نے کہا کہ یہ دن 11 جولائی کو عالمی سطح پر پچھلے 30 سالوں سے منایا جاتا ہے جس کا مقصد بڑھتی ہوئی آبادی سے متعلق شعور اور آگہی کو اجاگر کرنا ہے تاکہ آبادی مجموعی انسانی ترقی میں تنزلی کا باعث نہ بنے، آبادی کا یہ دباؤ بنیادی انسانی حقوق اور حقوق نسواں کی پامالی کے علاوہ بچوں سے مشقت لینے جیسے منفی عناصر کو جنم دیتا ہے پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے اور یہاں بھی ہم بنیادی انسانی ضروریات زندگی کی کمی جیسے مسائل سے دوچار ہیں لیکن اگر ہم اسکل ڈویلپمنٹ اور ہیومن ریسورس کو بہتر کریں تو یہ آبادی ملک کی معیشت کو مضبوط کرنے میں مثبت کردار ادا کرے گی اور نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی مایوسی اور بیروزگاری کے خاتمے کا باعث بھی بنے گی اس ضمن میں ایسے منصوبے اور پلانز مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس سے ہم افرادی قوت میں اضافہ کریں اور خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق بھی عوام میں شعور اجاگر کریں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ حکومت بلوچستان نے اپنے رواں سال کے بجٹ میں سکل ڈویلپمنٹ، ہیومن ریسورس اور افرادی قوت میں اضافے جیسے مثبت اور تعمیری منصوبے شامل کیے ہیں کیونکہ دنیا کے کچھ ایسے دیگر ممالک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے لیکن انہوں نے اپنے اسکل ڈویلپمنٹ کو بہتر بنا کر ترقی کی جانب خود کو گامزن کیا ہے جس کی مثال ہمارا پڑوسی ملک چین ہے ہمیں بھی اس سلسلے میں آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی رہنمائی کرنے کی ضرورت ہے، انہوں نے کہا کہ کیریئر کونسلنگ اور ٹیکنیکل ایجوکیشن اس ضمن میں بہت اہمیت کے حامل ہیں تاکہ ہمارے نوجوان اپنی سمت کا بہتر تعین کرسکیں اور بڑھتی ہوئی آبادی مسائل کی بجائے نئے مواقعوں کو جنم دے اور ہم ایک مثبت تبدیلی کی جانب گامزن ہوسکیں۔

حکومت اور میڈیا کے درمیان بہترین رویہ اور حکومت کی کارکردگی عوام تک پہنچانے میں محکمہ تعلقات عامہ اپنی ذمہ داریاں بہتر انداز میں ادا کررہا ہے، وزیراعلیٰ کے مشیر برائے لائیو اسٹاک حاجی مٹھا خان کاکڑ

وزیراعلیٰ کے مشیر برائے لائیو اسٹاک حاجی مٹھا خان کاکڑ نے کہا ہے کہ حکومت اور میڈیا کے درمیان بہترین رویہ اور حکومت کی کارکردگی عوام تک پہنچانے میں محکمہ تعلقات عامہ اپنی ذمہ داریاں بہتر انداز میں ادا کررہا ہے جسکا سہرا محکمہ کے سربراہ ڈائریکٹر جنرل شاہ عرفان غرشین اور محکمے کے افسران واہلکاروں کو جاتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے محکمہ کے افسران واہلکاروں کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران بات چیت کرتے ہوئے کیا وفد نے محکمہ تعلقات عامہ آفیسرز ایسوسی ایشن کے صدر ظفر علی ظفر، سیکریٹری جنرل وقاص شاہین اور ایپکا کے تعلقات عامہ یونٹ کے سیکریٹری جنرل شمس اللہ کے ہمراہ ملاقات کی وفد میں محکمہ کے ڈائریکٹر محمد نور کھیتران اور ڈپٹی ڈائریکٹر فیض محمد کھیتران بھی شامل تھے۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ موجودہ جدید دور میڈیا کا دور ہے اور جدید میڈیا نے پوری دنیا کو ایک گلوبل ویلج میں تبدیل کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر خوش آئند ہے کہ محکمہ تعلقات عامہ صوبائی حکومت وصوبائی کابینہ کی کارکردگی کی کوریج بہترین انداز میں کررہا ہے اور عوامی ضروریات زندگی و میگا پراجیکٹس کو عوام تک مناسب انداز میں پہنچایا جارہا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں وفد کو اپنی جانب سے ہرممکن تعاون کا یقین بھی دلایا انہوں نے کہا کہ محدود وسائل کے باوجود محکمہ کی کارکردگی قابل ستائش ہے انہوں نے محکمہ کی جانب سے پیش کی گئی بعض مشکلات جن میں وسائل کی کمی اور محکمے کے اسٹاف کی کم تنخواہوں کا مسئلہ کو دور کرنے اور اس کے لیے میڈیا الاؤنس کے حصول کے معاملے کی بھی حمایت کی قبل ازیں محکمہ کے وفد نے صوبائی مشیر کو بتایا کہ محکمہ اپنے کم وسائل اور بعض اہم سہولتوں کی کمی کے باوجود حکومت وصوبائی کابینہ کی مکمل کوریج کے ساتھ ساتھ صوبے بھر کے مختلف اور دور دراز علاقوں میں جاری ترقیاتی عمل سے عوام کو آگاہ رکھنے کے لیے بھرپور انداز میں کام کررہا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ محکمے کے ڈویژنل وضلعی دفاتر کو وسائل وجدید سہولتیں جن میں لیپ ٹاپس ودیگر جدید ضروری آلات فراہم کیئے جائیں محکمہ چوبیس گھنٹے اپنے فرائض میں مصروف عمل رہتا ہے اور حکومت کی کارکردگی و دیگر ہنگامی حالات سیلاب، زلزلے اور اسی نوعیت کے دیگر حالات میں محکمے کے افسران واہلکاران جانفشانی سے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں لیکن قلیل تنخواہوں کی وجہ سے ان کو بے شمار مسائل کا سامنا ہے اس کے لئے محکمہ کے عملے کی تنخواہوں میں میڈیا الاؤنس شامل کیا جائے۔ وفد نے صوبائی مشیر کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صوبائی مشیر وزیراعلیٰ برائے لائیو اسٹاک مٹھا خان کاکڑ سے ڈی جی پی آر آفیسرز ایسوسی ایشن اور ایپکا ڈی جی پی آر کا مشترکہ وفد ملاقات کررہا ہے۔